گا۔ البتہ پردے کے احکام کی خلاف ورزی کرنا یا مردوں اور عورتوں کی مخلوط مجالس و دفاتر میں بلا پردہ کام کرنا جائز نہیں ہے۔ (گوہر رحمان)

دینی کتب اور قرض حسن

قلمی و زبانی اشاعت و تبلیغ میں اپنی سی سعی و کاوش کے علاوہ مالی طور پر کتب خرید کر دینا کیا اللہ تعالیٰ کو قرض دینے کے زمرہ میں آتا ہے؟ یا راہ حق میں جہاد کرنے کی تعریف میں؟ صراحت مطلوب ہے؟

دین کی اشاعت و تبلیغ اور دین کی اقامت و غلبے کی کوششوں میں اپنی بساط بھر مومن جو ذہنی ' فکری ' جسمانی ' مالی 'کوشش و کاوش بھی کرے گا ' وہ راہ حق میں بلاشبہ جہاد ہی ہے۔ قلم سے بھی جہاد ہوتا ہے اور جان کھپا کر اور جان دے کر بھی جہاد ہوتا ہے۔

اس وقت جب کہ ہر طرف باطل کا غلبہ ہے ' خدا کا دین مغلوب ہے ' لوگ دین سے ناواقف بھی ہیں اور دین کے خلاف ہر طرح کی فکری اور عملی مخالف کوششیں بھی ہو رہی ہیں ' ایسے حالات میں جس بندے کو جو پونجی میسر ہے ' خواہ وہ مال ہو یا صلاحیتیں ' زبان کی طاقت ہو یا قلم کی ' بندہ جس طرح بھی دین کی اشاعت و اقامت میں لگے گا ' ان شاء اللہ وہ سب کچھ جہاد میں شمار ہو گا۔ دین کا تعارف کرانے اور دین کو لوگوں میں مقبول بنانے اور اسلام کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے جو شخص اپنا مال خرچ کر کے دینی کتب خرید کر تقسیم کرے اور لوگوں تک پہنچائے ' وہ یقیناً خداوند عالم کو قرض حسن دے رہا ہے۔ اس دور میں یہ بہترین قرض حسن ہے ' جس پر اللہ سے اچھی امیدیں وابستہ کرنا چاہییں۔ خداوند عالم ہم سب کو اپنی جان ' مال اور جملہ صلاحیتوں سے اپنی راہ میں جدوجہد کرنے کی توفیق بخشے ' آمین۔

دور حاضر کتابوں کا دور ہے۔ کتابوں کے ذریعے دعوت و تبلیغ اور خدا کے دین کی اقامت کے جو مواقع آج پیدا ہو گئے ہیں ' اس سے پہلے کبھی نہیں تھے۔ طباعت اور اشاعت کی جو سہولتیں اور ذرائع اس وقت میسر ہیں ' ان سے فائدہ اٹھانا اور ان میں دین کی اشاعت اور دین کی اقامت کی خاطر اپنا دل پسند مال لگانا یقیناً اللہ کو قرض حسن دینا بھی ہے اور جہاد بالمال بھی ' اور یقیناً اس مہم میں شرکت کی سعادت پر اللہ سے اجر و صلے کی توقع رکھنا بجا ہے۔ لیکن کتاب کے ساتھ عمل ' حسن سلوک اور لگن بھی ہو ' اور رب العالمین کے حضور ان کے پر اثر ہونے کی دعا بھی! (م - ی - ا)

"منافع" کمانے کا موقع

ایک تاجر کو نیم ملین مالی نقصان ہو جانے پر یہ خط لکھا گیا۔

کل رات ہی مجھے پتہ چلا کہ آپ پر بیٹھے بٹھائے کتنی بڑی مصیبت آگئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سہارا بنے اور نہ صرف آپ کے نقصان، بلکہ آپ کے صبر کی بھی جزا دے اور صبر کا انعام بہت بڑا ہوتا ہے۔

مسلمان کتنا خوش قسمت ہے۔ اگر اللہ اُسے کوئی نعمت عطا کرے تو وہ اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ اس شکر پر اسے مزید انعام عطا کرتا ہے۔ اگر اس پر کوئی مصیبت آ جائے اور وہ اسے صبر سے برداشت کر لے تو اللہ اس پر بھی انعام دیتا ہے۔ یہ بات ہمیں اللہ کے رسولؐ نے بتائی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ زندگی کا کوئی بھی واقعہ نہ اچھا ہوتا ہے نہ برا۔ یہ تو اللہ سے تجارت کرنے اور بڑے بڑے منافع کمانے کا موقع ہوتا ہے۔ چاہے یہ مال کا نفع و نقصان کا معاملہ ہو یا بیماری اور صحت کا۔ اس لیے میں دعا کرتا ہوں کہ آپ "تجارت" کے اس موقعے کا پورا فائدہ اٹھائیں اور اللہ سے اپنا پورا منافع وصول کریں۔ جو آپ سے ایک رات میں چھن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک لمحے میں کئی گنا عطا کر سکتا ہے اور جو کچھ آپ پوری زندگی میں جمع کریں اللہ تعالیٰ پلک جھپکتے آپ سے لے سکتا ہے۔ ان سب کی اپنی کوئی قیمت نہیں۔ اس دنیا کی تمام دولت کی آخرت میں ایک مچھر کے برابر بھی وقعت نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو ہم رحمٰن سے کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں جن سے وہ بالاخانوں پر چڑھتے ہیں اور ان کے دروازے اور ان کے تخت، جن پر وہ تکیے لگا کر بیٹھتے ہیں، سب چاندی اور سونے کے بنا دیتے۔ (الزخرف ۴۳: ۳۳) یقیناً ان سب کا لطف تو زندگی کے آخری سانس تک ہی اٹھایا جا سکتا ہے۔

جو کچھ آپ سے لیا گیا ہے وہ آپ کا نہیں، اللہ کا ہے۔ اور جو کچھ آپ کو دیا گیا ہے وہ بھی اسی کا ہے۔ ایک دفعہ آپ اس بات کو سمجھ لیں تو آپ ہر آزمائش کا وقار کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہیں: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

ایک موقع پر آپ نے آگے بڑھ کر اپنی کچھ آمدنی اللہ کی راہ میں دینے کا عہد کیا تھا، اب شیطان آپ کے دل میں طرح طرح کے اندیشے لا سکتا ہے۔ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ. شیطان تمھیں مفلسی سے ڈراتا ہے۔ اس لیے اپنے بچاؤ کی فکر کریں۔

آپ کی مرضی کے خلاف جو کچھ آپ سے لیا گیا ہے وہ واپس دیا جا سکتا ہے، اور اس پر انعام بھی دیا جا سکتا ہے، لیکن جو کچھ اللہ کی راہ میں آپ اپنی مرضی سے دیں گے وہ کم سے کم سات سو گنا یا اس سے بھی زائد ہو کر آپ کو ملے گا، اس لیے حوصلہ نہ ہاریے، آگے بڑھتے رہیے۔ (خرم مراد، ترجمہ: م۔ س)